انتخاب

بھوت ہیں تیغ عوارض سے کیا قتل
پوچھا نہ دوا نے - نہ جفا نے - نہ قضا نے

دہلی - اندنوں شہر کے بالغ - ستر بچے - بچیاں - ادھیڑ - بچے - جوان بوڑھوں کے تختے کے تختے ہوگئے ہیں گو قریب سبھی کے سبھی بڑی دلیری اور بے تکلفی سے بخار بازوں کے حلقہ میں داخل ہوتے جاتے ہیں - معمولی بخار [illegible] کو سنا گیا تھا - مگر آجکل اس انوکھے بخار نے بھی انوکھی [illegible] لی ہے - گویا [illegible] دیں گا اور [illegible] مقدمہ [illegible] جیسے چھری [illegible] اٹھا - اور اس کو بھی وہ [illegible] کر رکھا ہے کہ ہم [illegible] ان موجود ہو جاتا ہے - [illegible] ہر سال اپنی [illegible] سے [illegible] کو [illegible] رنگ و روپ سے [illegible] کروایا تھا - کسی کو [illegible] کا - کسی کو موتیا جھرا - کسی کو گرمی کا اور کسی کو سردی کا - [illegible] اساڑھی [illegible] بخار غضب کا آیا ہے کہ اس نے بچے بچے کے گال اور [illegible] تک سجا دئے - جس بچے کو دیکھئے [illegible] یا کسی بڑے ہاتھوں سے سنبھالے ہوئے چلا جاتا ہے - غرض زمانہ موجودہ میں جو بیماری ہوتی ہے وہ لگے ہی بچاتی ہے - حقیقت یہ ہے کہ [illegible] عوارض ہیں - [illegible] بیٹھے ہیں - آج کی رو بال باندھے پھرنے لگتا ہے - ان کا دورہ [illegible] گردش کے ساتھ لازمی ہے - اور اب کے تو لازمی سے بھی متعدی ہو گیا ہے - بھلے لوگوں نے اسی پر کہ ہر سال ہر بچے کے ایک [illegible] سال آنکھوں کے سامنے [illegible] رہتا ہے - تناسخ کا مسئلہ خواہ اس [illegible] ہو مگر قائل [illegible] ہوں - سچ ہے فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ - مگا بھی انہیں [illegible] کے [illegible] کی [illegible] سال بھر تک [illegible] کھاتے - [illegible] دھوئے [illegible] دم [illegible] بیٹھے رہتے ہیں - کیونکر گرمی - جاڑے [illegible] کی طرح بخاری ایام اپنے معمولی دنوں میں ہر پھر کے آتے ہی رہتے ہیں - [illegible] وقت اور زمانہ میں آتے ہیں [illegible]

قحط سالی اور بے روزگاری نے پہلے ہی [illegible] کر رکھا ہے - وہ جو بچے بھی مرنے کو [illegible] دیا ہے - [illegible] بے روزگاری اور کال میں [illegible] کے نذرانے اور [illegible] کی [illegible] کی [illegible] - ستم پر ستم اور غضب پر غضب ہے - [illegible] بھی نہیں - کہ کسی مہاجن کی دوکان پر پڑے [illegible] اور [illegible] بھی یہ کہ [illegible] کو کوئی پانی دینے والا میسر نہیں آتا - تیمارداری تو رہی [illegible] ہے کہ ایسے [illegible] کا تیماردار کون ہے جن کو نہ رزق نہ موت - اگر زندگی بچا ہے تو پانچ چار روز [illegible] پر [illegible] - مرگئے [illegible] ہوئے دو چار زمین کا پیوند ہوگئے - اور خانہ داری کے [illegible] سے بچے - سو غریبوں کی کیا موت کیا زندگی جگہ جس جگہ مل گئی مر رہے

خوئے بد در طبیعتے کہ نشست نرود الخ

یہ تو سب جانتے ہیں کہ چند دنوں سے بارہ پتھر باہر کے دفادہ سرحدی دفادے [illegible] کی سرشت کچھ عجیب [illegible] کا رخ واقع ہوئی ہے - ان کی بد اصل بنیاد [illegible] پہاڑ [illegible] آمیز [illegible] سے اٹھایا گیا ہے - یا گھر دے پتھر کے برادے یا ریتے ہے - کیونکہ ان پر ہزار [illegible] کا روغن [illegible] جائے [illegible] ہی ہوتے جاتے ہیں اور کبھی نرم ہوتے ہی نہیں آتے [illegible] ہم کی ڈانٹ ڈپٹ کو بھی تو خاطر میں نہیں لاتے - شکست پر شکست کھاتے ہیں مگر شکستہ دل نہیں ہوتے - اور [illegible] کو [illegible] دن دریائے کابل میں غوطہ دے کر پھر چھاپہ مارنے کے لئے ابھار دیتے ہیں - [illegible] اور جا کے آس پاس کے گاؤں گویں میں چھپے بیٹھے - [illegible] کو بیٹھ کے لئے [illegible] - اور [illegible] کو عمر بھر کے لئے [illegible] جو کچھ ہاتھ لگا لے دے غنیمت ہو جاتے ہیں - اب [illegible] ہیں [illegible] بے [illegible] جو گئے ہیں - [illegible] ہماری گورنمنٹ عالیہ کا دست اقبال ان کے ہاتھ نہ توڑے - تو پنجابی سکھوں کی جا بجا [illegible] وصولی کر رہے ہیں

روحانی مدرسہ

ہمارے معزز [illegible] حیرت سے [illegible] دہلی میں ایک روحانی [illegible] جاری [illegible] جو کہ حضرت [illegible] روحانی علوم کے [illegible]

یاران ہم قالب

گرمی کی گرما گرمی

پیارے پنچ - آداب کی شکر، تسلیم کی برف، علیک سلیک کا گلاب وفالودہ - مزاج مقدس کے گلاس میں حاضر ہے - آپ خیال کرتے ہوں گے - کہ ہمارا شوخ نگار خدا جانے کہاں غت ربود ہو گیا - مگر قبلہ بجانب ہیں کہ بی گرمی جان صاحبہ کی گرما گرم نگاہوں کے شہید ہو کر ٹھنڈی سانسوں تک کو ترس گئے - بارہا دل کا تقاضہ ہوا کہ ذرا چل کر دفتر پنچ کی خیر سنائیں - لطف و محبت کی چند باتیں اپنے ہمسر بھائیوں سے سنیں سنائیں - جو غائب غلہ ہیں - ان کو پتہ سے لکھوائیں جنھوں نے نظمیں طاقوں پر رکھ چھوڑی ہیں ان سے پھر نظمیں پکڑوائیں - اور جنہیں خوشی سے لکھیں لکھائیں مگر حضرت نہ دن کو چین نہ رات کو آرام - ایک ساعت اگر راحت سے بسر کرتے [illegible] کو پرسش احوال نہ کرے - چوٹ لگتے ہیں - وہ کسی خانہ [illegible] کو گرمی کی مار ہو - ہر متنفس کا دم ناک میں - ہائے - چاروں طرف سے آگ برس رہی ہے - اوپر آگ نیچے آگ - ادھر آگ - ادھر آگ - آگے آگ پیچھے آگ دو قدم خلوت خانہ سے باہر آئے - کہ ہوائے گرم سے تتلیں کر بیگن کا بھرتا بن گئے - غرض عجب چیز ہے - انگاروں کی طرح دہک رہی ہے - صبح ہوئی - کہ سورج خان صاحب گرماتے ہوئے جل تو جلال تو کرتے سر پہ آموجود - ساڑھے آٹھ بجے تک زمین لال لوہے کی طرح تپتی ہے - اب بتایئے مضمون لکھیں تو کیا خاک - مضمون کی فکر میں بیٹھے بیٹھے صبح سے شام - اور شام سے صبح کر دیتے ہیں - اور مضمون ہاتھ نہیں آتا - مسٹر پنچ یہ ہمارا ہی حال نہیں - بلکہ ہمارے کل ہمسر بھائیوں کی کیفیت ہے اور اگر کسی نے دماغ پر زور بھی دیا - تو کوئی سطر لکھا - اور کوئی سنت [illegible] میں داخل - اور اس پر طرہ یہ کہ لوگوں کا دماغ پراگندہ اور تمام دل چل بچ گئی - اور یار مجھے کہتے کیا کہیے کہیں [illegible] گرمی تو نہیں بچاو [illegible] مارے لاحول ولا

کدھر سے کدھر قلم چلی گئی -

بہ سبب گرمی کے گرمی سے خراب ہو رہے ہیں - کا ایسا [illegible] ہک - نہ پینے میں مزا نہ کھانے میں لذت - نہ بیٹھنے میں آرام - نہ سونے میں راحت - رات کو چراغ جلایا - پروانوں کا ہجوم ہو گیا - ایک دو سطریں بھی نہ لکھنے پائے تھے - کہ شمع گل ہو چکی - غالب مرزا دو نعت شمع روشن کی اور لکھنے بیٹھے - ابھی کاغذ پر قلم چلنے بھی نہ پایا تھا - کہ کھٹملوں نے چٹکیاں بھی شروع کر دیں - پھر کیا کرا دیر سے ادھر ادھر ادھر سے ادھر آئے - مگر کشش ہی کہ لفظ نہیں آتے - اسی خیال میں تھا کہ مچھروں نے اپنے سر سے راگ گانے شروع کئے - بھنبھناہٹ سنی - دو مچھر تو [illegible] ٹھوڑے کر دئے - آیا ہوا مضمون اڑ چھٹ گیا - اب ہم ہیں کہ بحر فکر میں غوطے مار رہے ہیں - اور پسینہ کا دریا بہا رہے ہیں - مگر دو ہاتھ مضامین سے بہرہ ور ہونا ممکن نہیں - کتابیں الٹ پلٹ کر ادھر سے ادھر رکھ دیں - پیارے پنچ خدا اس گرمی کا جلد جنازہ اٹھا دے - اور اپنے آب رحمت سے بغضوں اس کی [illegible] کو غسل دے کر زندگی و تازگی کا سند دکھلا کر کر دماغ سے جو کہلاہٹ دور ہو - اور ہم پھر سے مضمون لکھنے ہوں - آمین ثم آمین -

الراقم سوز جگر سے اپنے ہے خشک دیدۂ تر
گرمانے پاس تو جاوے کے پانی سکھاو مشکو میں

بقلم وہی آپ کا گرم سہیلی

نوٹ - حضرت اب تو آپکو شکایت نہ رہی ہوگی - کیسی بارش ہوگئی - پنچ

کیا خوب

پیارے پنچ الخیال - آپ کی نکتہ چینی کے مدلل جواب حسب ذیل ہیں ملاحظہ ہوں -

نمبر ۱ - خاکسار [illegible] حضرت حالی کہتے ہیں [illegible] مسیں کو اور مسیں کہتے ہیں [illegible] ایک شخص کا مدد کا [illegible] دوسرا شخص بھی ہو سکتا ہے - کہ جب وہ اس کی راستہ اور خیالات سے اتفاق کرتا ہو - لہٰذا اصطلاح میں جو معنے لفظ "حالی" کے ہیں وہی معنی "اتفاق" و "توافق" کے بھی پیدا ہو سکتے ہیں - اب رہے "اتفاق" کے معنے حضرت امیر مینائی نے اپنی امیر اللغات میں لفظ "اتفاق" کی

غلط بتایا ہے۔ اسی لحاظ سے دو مصاحبان لاگے بعد منافقین کا لفظ استعمال کیا گیا تھا۔ اگر اطمینان نہ ہو تو امیر اللغات ملاحظہ فرمائیے۔

کیا میرے ہمسران میں سے" اسی لفظ ہمسران میں آپ نے کونسی غلطی نکالی ہے۔ اس دماغ کی فلاں اسپرنگ کے مضمون تک نہیں آئی۔ اگر یہ خیال ہے کہ لفظ ہمسران کا استعمال غلط ہے۔ تو الفضل الاخبار تاریخ ۸ جون [illegible]ء کے چوتھے صفحہ کے پہلے کالم کی ۱۹ سطر میں کو جو شاید میرے مخلص مسٹر [illegible] کی تحریر ہے ملاحظہ کر کے اپنی اصلاح کریں۔ یا اگر یہ خیال ہے کہ کل ہمخیال تعلیم نسواں پر لکھنے کے قابل نہ سمجھے گئے۔ کہ "کیا میرے ہمسران میں سے" کا جملہ لکھا گیا۔ تو میں آپ سے کہتا ہوں کہ مذکورہ بالا جملہ سے یہ ہرگز مطلب نہ تھا۔ کہ میں اور ہمارے کل ہمسر اس پر خیالات ظاہر کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ بلکہ یہ بات مدنظر تھی۔ کہ چونکہ کسی تحریک کے جواب میں لوگ اکثر سستی کو راہ دیتے کہ جواب نہیں دیتے۔ لہذا یہ التجا کی جاتی کہ بعض حضرات بھی تو تکلیف کر کے شکریہ کا موقع دیں۔ واقعی کبیرا اس پر کہہ سکتے ہیں۔ کہ سہ

ایک ہے دنیا گھاٹ بہتیری
کہت کبیر بچن کی پھیری

ایک ہی بات کے کئی پہلو اور متفرق خیال ہوتے ہیں۔ یہ بات قابل افسوس ہے کہ سیدھی راہ سے علیحدہ ہو کر آپ نے ایک ایسی پگڈنڈی پکڑ لی جس نے آپ کو جائے مقصود تک پہنچنے سے روک دیا۔ یہ سچ ہے۔ انسان میں یہ ایک فطرتی بات ہے۔ کہ دوسروں کی عیب جوئی کیا کرے۔ حقنت

کمال پسند جو ہیں نقص کو ڈھونڈتے ہیں

جب انسان کسی معمولی سے معمولی خیال کے بھی دریائے [illegible] میں غوطہ لگاتا ہے۔ تو اسے اوسط درجے کا کام بھی دشوار مشکل بہت معلوم ہوتے ہیں۔ اور پھر تعلیم نسواں پر اظہار خیالات جیسی پر شور [illegible] دی جا رہی ہیں، یہ تو ایک ایسی اہم چیز ہے۔ کہ آئے دن بڑے بڑوں سے اختلاف ہو جایا کرتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ میں نے بھی اس کے متعلق اپنی ایک رائے قائم کر لی ہے۔ مگر اس تحریک کی اس لئے ضرورت تھی کہ دیکھا جائے۔ کہ میرے خیال کی اظہار پر کون صاحب موافقت کرتے ہیں اور کون مخالفت اور واقعی ہم کو کس درجہ تک تعلیم نسواں کے موافق ہونا چاہیئے۔ اگر اس پر کوئی صاحب یہ کہہ بیٹھیں۔ کہ تحریک کنندہ کی لاچاری ظاہر ہوتی ہے تو سہ

بدین عقل و دانش بباید گریست

او صاحب آپ جانتے بمصداق سہ

اونچے اونچے سب چلیں اور نیچے چلے نہ کوئے
سب کے نیچے ہو چلے سو سب سے اونچا ہوئے

میں تو اپنے منہ میاں مٹھو بنتا ہی نہیں۔ بھیا بے ادبی معاف اگر تمہاری نکتہ چینی کا یہ مطلب ہے۔ کہ تمہیں اس امر کی تکلیف نہ دی جائے تو تسلیم المہد۔ ورنہ تمہارے خوشہ عنب کو جھوٹ موٹ کھٹا بتا کر علیحدہ نہ ہو جاؤ۔

آپ فرماتے ہیں۔ کہ تاوقتیکہ دو اشخاص بحث کنندہ نہ ہوں کسی مضمون پر بحث نہیں ہو سکتی حضرت یہ آپ کا خیال ہی خیال ہے۔ اور سنئے میں کہتا ہوں۔ کہ ایک تنہا شخص بھی کسی مضمون پر بخوبی بحث کر سکتا ہے۔ وہ اس طرح پر کہ اپنے دماغ ہی میں دو موٹیوس (sentiments) سے خیالات موافق و مخالف) پیدا کر کے دونوں کو [illegible] لڑا دیکھتا جاتا ہے۔ ان دونوں میں سے کوئی ایک اخیر تک بحث کرے گا اسے دوسرے سے گوئے سبقت لے ہی جائے گا۔ اور دیگر شخص پر کہ جب ایک شخص کسی خاص مضمون پر کوئی تحریری یا تقریری رائے قائم کرتا ہے تو خواہ مخواہ بحث کرنے والے پیدا ہو ہی جاتے ہیں جیسے آپ نے اصل نکتہ چینی پر قلم اٹھایا تھا اگر کار تعلیم نسواں ہی پر اٹھاتے۔ تو اب تک بحث کرنے والے دھمک ہی پڑتے اور آج ابد ولت کو بھی اس بے سود تردید میں دماغ کھپانے کی ضرورت نہ ہوتی۔

مسٹر س قیصر بھوپالی والو. فانی کے جھگڑوں میں اس بات کا بھی فیصلہ کر دیا گیا تھا۔ کہ جو مضمون پرچہ میں شائع ہو جاتا تو اس پر تو میں میں نہ ہوا کرے۔ مگر افسوس کہ ہم دیکھتے ہیں اس

ہے جا بندش سے آپ اور ہمارے بھیا قوم بھی گریز کرنے لگے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس قدر کی بہتری ہیں تنبیہ کے کالمس صفحت اسی طرح سیاہ ہو جاویں۔ حضرت ایک قابل اڈیٹر کی نظروں سے گزر کر جو مضمون قبل اشاعت ہو جاتے۔ اس بات میں بھی اور آپ کو [illegible] تعجب ہے۔ یہ بھی تو تصور کر لیتے۔ اگر غلطی ہوتی تو بلا اصلاح کیوں پرچہ کا نام بدنام کرنے کے لئے وہ مضمون شائع ہوتا۔ ہمیں امید ہے۔ ایسے فضول فضول جھگڑے ضرور آئندہ کے لئے روکے جاویں گے۔ یہ بے سری الاپ اچھی نہیں ؎

[illegible] خاموش سہسرامی

کٹ گیا

آہ غضب کٹ گیا۔ ہائے ستم کٹ گیا۔ ہوائی بیچ کی [illegible] کٹ گیا بیچ بیچ کٹ گیا۔ حقیقت میں کٹ گیا۔ بے شک و شبہ کٹ گیا۔ دیکھو مدد کرو کہ ہٹ گیا۔ یا وحشت یا جنون۔ انسان کی [illegible]۔ کیوں کٹ گیا۔ ہائے ظلم۔ کٹ گیا۔ مدد کرو بھیا بیچ۔ کٹ گیا۔ اسے قوم کے چوزے کی [illegible] ہو گیا۔ آنکھ میں نیل ڈالے۔ کان [illegible] بڑے ہو۔ صرف۔ ہائے قوم وائے قوم کا نعرہ لگایا جاتے ہو۔ یا اور بھی کچھ۔ یوں تو پنجاب بھی کسی کسی وقت رو دیا ہے۔ ہائے قوم۔ ہائے قوم۔ کہہ لیا کرتے ہیں۔ اسے قوم کے بچو آؤ آؤ۔ جلد آؤ۔ ذرا خبر لو۔ مدد کرو۔ ہائے قوم کے [illegible] کیا اب تک خواب خرگوش ہی میں مدہوش رہو گے۔ لو سنو کٹ گیا۔ کہو تو قسم کھا کر کہیں کٹ گیا۔ تمہاری کھوپڑی کی قسم کٹ گیا۔ یا خدا کیا یہاں کوئی بوڑھا تھا۔ پاگل پریشان آیا ہے۔ اور شور و غل مچا رہا ہے۔ اے کوئی ہے۔ فریاد۔ [illegible] لو کر دو کیا کٹ گیا۔ کیا کسی رنڈی مسٹنڈی کا دم چھلا تو نہیں کٹ گیا۔ اہو ہو ہو۔ ان رنڈیوں کا کیا کہنا ہے۔ والعیاذ ان ننگ [illegible] سے دونوں کھسوٹ کی بے سری الاپ شروع کی ہے کہ بھال ہندوستان کو تو کیا۔ [illegible] شہر کو بھی [illegible] میری خبر سے [illegible]۔ اہا ہا ہا۔ انجام انجام۔ انجام۔ جہاں انکا [illegible] تو پھر ایک [illegible] ہو جاتا ہے۔ بھولی بھی تو [illegible] آفت کی پرکالہ شیطان کی خالہ وہ وہ آفت [illegible]

کرتی ہیں کہ تو بھی بھلی۔ گھنٹوں کا دیوان [illegible] بکتی ہیں۔ [illegible] ایسا کہ تیلی تیلن کے نام کو روتے لگا ہے۔ ابھی میاں توبہ۔ ہم بھی [illegible] سودائی ہو جاتے سر [illegible] جاتے ہیں۔ ہاں دیکھو کیا کٹ گیا۔ ابھی یا تم پوچھا۔ مجھے رونا آتا ہے

ہائے قوم۔ ہائے قوم۔ ہائے
وائے قوم۔ تف ہے قوم۔ وائے

دیکھو۔ زیادہ پریشان کروگے۔ تو اپنا [illegible] روتے چلا جاؤں گا [illegible] کے سامنے ابھی تو خود شور و غل مچا رہے تھے۔ کہ کٹ گیا۔ کٹ گیا۔ اب روتے ہو [illegible] جلد کہو جلد کہو۔ کیا کٹ گیا۔ کیا کسی کا [illegible] کٹ گیا نہیں نہیں۔ ایسا تو ہوا نہیں۔ اگر ہوتا تو کیا تھا۔ پھر ڈاکٹر تو سب [illegible] ہیں۔ [illegible] قوم سب سے نرالے ہیں۔ مگر ایسا نہیں ہے کہ سب [illegible]

[illegible] ہر زمان زمان است [illegible] تاریخ الحکمت [illegible] ابھی [illegible] سہسرام میں ایک ڈاکٹر محمد احمد صاحب تھے۔ ماشاء اللہ [illegible] دعائیں [illegible] ایسے برتاؤ کرتے ہیں۔ کہ واہ واہ واہ واہ۔ [illegible] بد نہاد [illegible] ڈاکٹر تھا۔ [illegible] خاموش [illegible] پر ایک بال [illegible] اچھا [illegible] ہیں ک۔ ک [illegible] ش ش [illegible] شخص یعنی اگر بیان کرنا چاہتے ہو [illegible] سات سلام [illegible] کسی اور وقت آجانا۔ مجھے پاخانہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ جلد کہنا ہو تو کہو ایسا نہ ہو کہ [illegible] شریف میں [illegible] ہو جائے گی۔ اچھا تو سنو جلدی [illegible] ہیں۔ ایک شخص کے پاس ایک گھوڑا [illegible] تھا [illegible] بچارے غریبوں کا ایک [illegible] کٹ گیا [illegible]